



سوال

(288) مرتکب کبیرہ کی توبہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کبیرہ گناہوں کا مرتکب اگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن و حدیث کے صریح دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ سے تمام قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے کی چند آیات درج ذیل ہیں:

1- توبہ النضوح کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُم جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لِيَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَلَا غُفْرَانًا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ ... سورة التَّحْرِيمِ

”ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو اور ایمان داروں کو، جو ان کے ساتھ ہیں، رُسوانہ کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے سامنے اور اُن کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے: ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا کر اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

2- کبیرہ گناہوں کے مرتکب کی سزا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ ... سورة الفرقان

”مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

3- ارشاد باری تعالیٰ ہے:



وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا ذُنُوبًا أَوْ ظَلَمُوا غَلْمُوا فَلَقْنَمُ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ فَمَا يَكْفُرُ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝۱۳۵ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمْ مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا كَاذِبُونَ... سورة آل عمران

”جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے، انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان عمل کرنے والوں کا ثواب کیا ہی بچھا ہے۔“

4- گناہ سے توبہ کرنے والے جنت میں داخل ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خَلَفَ مِنْ بَدْرِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا ۝۵۹ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۖ ۝۶۰ ... سورة مريم

”پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، تو عنقریب انہیں گمراہی (کی سزا ملے گی، مگر ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔“

5- قاذف کی سزا 80 کوڑے بیان کرنے اور اس کی گواہی کے غیر مقبول ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۵ ... سورة النور

”ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

6- کتمان حق کے مجرم جنہیں قرآن میں ملعون کہا گیا ہے، اگر توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے:

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَآمَنُوا فَوَلَّيْنَاكَ آتُوبَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝۱۶۰ ... سورة البقرة

”مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں، اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہوں۔“

7- مومن کے قاتل کی سزا جہنم تب ہوگی جب اس نے توبہ نہیں کی ہوگی۔ (تفسیر القرآن بکلام الرحمن، ص: 138)

مولانا شفاء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے دلیل میں اصحاب الاخذ وکی سزا والی آیت پیش کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝۱۰ ... سورة البروج

”بے شک جن لوگوں نے مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔“

8- انسان خواہ کتنا ہی قصور وار کیوں نہ ہو توبہ کی بنیاد پر اس کی فلاح حتمی اور یقینی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝۳۱ ... سورة النور

”تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔“



9- توبہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنزِلْنَا نَقَارًا لِّمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝۸۲ ... سورة طہ

”ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں اور راہِ راست پر بھی رہیں۔“

10- تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلٰى اَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كَمٰثِرًا ثُمَّ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳ ... سورة الزمر

” (میری جانب سے) کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی یہ وہی بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یہ آیت اپنے عموم کے اعتبار سے ہر گناہ کو شامل ہے، خواہ کفر و شرک ہو خواہ شک و نفاق ہو، خواہ قتل و فسق ہو، خواہ کچھ بھی ہو، جو اللہ کی طرف رجوع کرے، اللہ اس کی طرف مائل ہو گا، جو توبہ کرے اللہ اسے معاف کر دے گا۔ (ابن کثیر 737/1)

ایک اشکال اور اس کا جواب

بہت سے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ شرک کرنے والے کو معافی نہیں ملتی، تو واضح رہنا چاہئے یہ بات اس شخص کے بارے میں جو شرک کرتا رہا اور توبہ کے بغیر مر گیا۔ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ النساء 4/116**) اس مشرک کے بارے میں ہے جو توبہ کے بغیر مرا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَزَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَنَاوِيَةَ النَّارِ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنۡ اَنْصَارٍ ۝۷۲ ... سورة المائدة

”جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، ظالموں (مشرکوں) کا کوئی بھی مددگار نہیں۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ اَشْرَكَوْا نَحْبَطْ عَنۡمَمًا كَا نُوْا لَيَعۡمَلُوْنَ ۝۸۸ ... سورة الانعام

”اگر وہ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو ان کے سب اعمال ضائع ہو جاتے۔“

اس مضموم کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

(شہادت و اشکالات حول بعض الاحادیث والایات، ص: 43، 14)



احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا جب توبہ کے آداب و شرائط کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ زانی، شرابی اور چور کے بارے میں حدیث میں (والتوبہ معروضہ بعد) کے الفاظ سے بتا دیا گئی کہ کبائر کے مرتکبین کے لیے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا ہے۔ (دیکھیے بخاری، المحارین، اثم الزناة، ح: 6810)

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کی قبولیت اور اس کی مغفرت کا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔

(بخاری، الانبیاء باب: 54، ح: 3470، مسلم، التوبہ، قبول توبہ القتال، ح: 2766)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب بنی اسرائیل میں توبہ ہے تو اس امت مرحومہ کے لیے قاتل کی توبہ کے دروازے بند کیوں ہوں؟ ہم پر پہلے بہت زیادہ پابندیاں تھیں جن سب سے ہمیں اللہ نے آزاد کر دیا اور رحمۃ للعالمین جیسے سردارِ انبیاء کو بھیج کر وہ دین ہمیں دیا جو آسانیوں اور راحتوں والا، سیدھا، صاف اور سہل ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 737/1)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(يضحك الربالي رجلين يقتل أحدهما الآخر كلاهما يدخل الجنة، يقاتل بذا نبي سميل الله فيقتل ثم يتوب الله على القتال فيستشهد) (بخاری، الجهاد، الكافر يقتل المسلم، ح: 2826، مسلم، الامارة، بيان الرجلين يقتل احدهما الاخر يدخلان الجنة، ح: 1890)

”اللہ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے، وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ قتل ہونے والا اللہ کے رستے میں لڑتا لڑتا قتل (شہید) ہو جاتا ہے، پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دے دیتا ہے وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کرتا ہے۔“

ایک حدیث میں ہے:

(ويتوب الله على من تاب) (بخاری، الرقاق، ما يتقى من فتنه المال، ح: 6436، مسلم، الزكوة، لو كان لابن ادم وادب بين لا يبتغي ثالثا، ح: 1049)

”اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جس آدمی کو دنیا میں سزا ہو جاتی ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔

شارح عقیدہ طحاویہ لکھتے ہیں:

صغارا وركبا رگناه توبه کے بعد یقیناً معاف کر دیے جاتے ہیں وہ مشیت کے ساتھ معلق نہیں ہیں۔ (ص: 473)

اگر کسی کے گناہ دنیا میں مستور رہے تو ایسا شخص اللہ کی مشیت کے ساتھ معلق ہوگا، اللہ تعالیٰ چاہے تو سزا دے یا معاف کرے۔ (بخاری، ح: 6784)

البتہ وہ احادیث جن میں یہ آتا ہے کہ قاتل کو مقتول لے کر آئے گا ان کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یہ بالکل ٹھیک ہیں۔ چونکہ اس میں انسانی حق ہے، وہ توبہ سے ٹل نہیں جاتا۔ بلکہ انسانی حق تو توبہ ہونے کی صورت میں بھی حقدار کو پہنچانا ضروری ہے۔ جس طرح قتل ہے، اسی طرح چوری ہے، غصب ہے، تہمت ہے اور دوسرے حقوق انسانی ہیں جن کا توبہ سے معاف نہ ہونا اجماعاً ثابت ہے بلکہ توبہ کی صحت کی شرط ہے کہ ان حقوق کو ادا کرے۔ اور جب ادا ننگی مجال ہے تو قیامت کے روز اس کا مطالبہ ضروری ہے۔ لیکن مطالبہ سے سزا کا واقعہ ہونا ضروری نہیں۔ ممکن ہے کہ قاتل کے سب اعمال صالحہ مقتول کو دے دیے جائیں



یا بعض دے دیے جائیں اور اس کے پاس پھر بھی کچھ رہ جائیں اور یہ بخش دیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قاتل کا مطالبہ اللہ اپنے فضل و کرم سے اپنے پاس سے اور اپنی طرف سے جو رخصت اور بلند درجات جنت دے کر پورا کر دے اور اس کے عوض وہ اپنے قاتل سے درگزر کرنے پر خوش ہو جائے اور قاتل کو اللہ بخش دے۔ (تفسیر ابن کثیر 1/738)

ایک اور اشکال کا جواب

قاتل کی توبہ کے بارے میں ایک اشکال باقی رہ جاتا ہے، وہ یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اسے سب زجر و توبہ پر محمول کیا جائے گا کیونکہ ابن عباس خود یہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مومن کو قتل کر دے اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر ان سے سوال کیا کہ کیا قاتل مومن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! اس کے لیے تو صرف جہنم ہے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو اہل مجلس نے عرض کیا: آپ تو اس طرح کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں آپ تو ہم سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، آج کیا بات ہوئی (کہ آپ نے فرما دیا اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی، اس کے لیے صرف جہنم ہے؟) ابن عباس نے فرمایا کہ یہ شخص غصہ میں بھرا ہوا تھا، میرا گمان یہ ہے کہ اس کا ارادہ کسی مومن کو قتل کرنے کا تھا (یہ اسی لیے معلوم کرنے آیا تھا کہ اگر قبولیت توبہ کی گنجائش نکل آئی تو قتل کرنے کے بعد توبہ کر لوں گا اس لیے میں نے اس سے کہہ دیا کہ قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں ہوتی تاکہ یہ قتل سے رُک جائے۔) لوگوں نے کسی کو اس کے پیچھے بھیجا کہ دیکھ کر آئے وہ کہاں جاتا ہے اس کا کیا ارادہ ہے! معلوم ہوا کہ واقعی اس کا ارادہ کسی مومن کو قتل کرنے کا تھا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

گناہانِ کبیرہ، صفحہ: 602

محدث فتویٰ